OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

فسادفی الارض کے مصداقات کااسلامی تفسیری ادب کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

The Instances of Fasād fi'l-Arḍ (Corruption on Earth): A Research Study in the Light of Islamic Exegetical Literature

Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Dr. Atiqullah
Lecturer, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Received on: 04-07-2025 Accepted on: 06-08-2025

Abstract

This research paper titled "Instances of Fasād fil-Arḍ (Corruption on Earth): An Analytical Study in the Light of Islamic Tafsīr Literature" presents an interpretive and analytical study of the Qur'ānic concept of Fasād fil-Arḍ. Linguistically, the term fasād denotes deviation or deterioration from balance and benefit, while ṣalāḥ represents rectitude, justice, and harmony. In the Qur'ān, fasād encompasses corruption in belief, morality, social order, politics, and economy. Drawing upon the interpretations of leading exegetes such as Al-Ṭabarī, Ibn Abī Ḥātim, Al-Māturīdī, Al-Samarqandī, Al-Rāzī, Al-Qurṭubī, Ibn Kathīr, Al-Ālūsī, Rashīd Riḍā, and Ibn ʿĀshūr رحمہم اللہ, the study concludes that Fasād fil-Arḍ includes disbelief after faith, shirk, hypocrisy, oppression, rebellion, highway robbery, unjust killing, moral decay, social disorder, and the collapse of justice and peace. The research employs a descriptive and analytical methodology, relying primarily on the Qur'ān and classical as well as modern tafsīr works such as those of Al-Ṭabarī, Al-Rāzī, Al-Qurṭubī, Ibn Kathīr, Al-Ālūsī, Rashīd Riḍā, and Ibn ʿĀshūr. Comparative and linguistic analysis has been applied to extract a comprehensive understanding of the term and its contextual implications. The findings reveal that Fasād fil-Arḍ is a broad Qur'ānic concept encompassing every act or system that disturbs the divine order of justice, balance, and goodness on earth, whereas Ṣalāḥ fil-Arḍ signifies the restoration of faith, righteousness, and social harmony, reflecting that corruption and reform extend beyond individual conduct to the collective moral and civilizational framework of humanity.

Keywords: Instances of Fasād fi'l-Arḍ, Islamic Exegetical Literature, Morality, Social Order, Politics, Economy

تمہید:

یہ مقالہ ''فساد فی الارض کے مصداقات کا اسلامی تفسیری ادب کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ'' قرآنِ مجید کی اس جامع اصطلاح کے مفہوم و مظاہر کا تجزیاتی و تفسیری مطالعہ پیش کرتا ہے۔ لغوی اعتبار سے فساد کسی چیز کے اپنے اعتدال اور نفع بخش حالت سے نکل جانے کو کہتے ہیں، اور صلاح اس کے برعکس درستگی و توازن کا نام ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ اصطلاح عقیدہ، اخلاق، معاشرت، سیاست اور معیشت سب کے بگاڑ پر منطبق ہوتی ہے۔

مفسرینِ کرام جیسے امام طبری، ابن ابی حاتم، امام ماتریدی، علامہ سمرقندی، امام رازی، قرطبیؒ، علامہ ابن کثیر، علامہ آلوسی اور ابن عاشور رحمہم اللہ وغیرہ کے تفسیری بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ فساد فی الارض کا اطلاق ایمان کے بعد کفر و شرک، نفاق، ظلم و جور، بغاوت، راہزنی، قتلِ ناحق، فتنہ و انتشار، اخلاقی زوال، دینی انحراف، اور نظامِ عدل و امن کے انہدام پر ہوتا ہے۔

یہ تحقیق توصیفی (Descriptive) اور تجزیاتی (Analytical) طریقِ کار پر مبنی ہے۔ بنیادی ماخذ کے طور پر قرآنِ مجید اور کلاسیکی و معاصر تفاسیر (مثلاً تفسیر طبری، رازی، قرطبیؒ، ابن کثیر، آلوسی، رشید رضا، ابن عاشور رحمہم اللہ وغیرہ) کا مطالعہ کیا گیا۔ مختلف مفسرین کے اقوال کو سامنے رکھ کے ''فساد فی الارض'' کے مفہوم و مصداقات کا جامع تجزیہ کیا گیا۔ ساتھ ہی لغوی مصادر اور قرآنی سیاق و سباق کو بھی مد نظر رکھا گیا تا کہ اصطلاح کا دقیق اور جامع مفہوم سامنے آسکے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ فساد فی الارض ایک ہمہ گیر قرآنی تصور ہے جو انسانی زندگی کے ہر اُس پہلو پر منطبق ہوتا ہے جہاں اللہ کے مقرر کردہ عدل، توازن اور خیر کا نظام ٹوٹ جائے۔ اس کے مقابل صلاح فی الارض وہ حالت ہے جس میں ایمان، عدل، اطاعتِ الٰہی، اور انسانی خیر کا نظام بحال ہو۔ یوں فساد و صلاح کا تعلق صرف فرد سے نہیں بلکہ پورے معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی نظام سے ہے۔

لفظ فساد کا لغوی معنٰی و مفہوم:

امام راغب آصفہانیؒ کے نزدیک لفظ الفساد لغوی اعتبار سے کسی چیز کا اپنے اعتدال اور توازن سے نکل جانا ہے، خواہ یہ خروج معمولی ہو یا شدید۔ اس کے مقابل لفظ صلاح ہے جو درستگی و استقامت کو ظاہر کرتا ہے۔ فساد کا اطلاق جسم، نفس، معاشرت، نظام اور زمین پر بھی ہوتا ہے، یعنی جہاں اعتدال، عدل اور خیر کا زوال ہو، وہاں فساد واقع ہوتا ہے۔[1]

قرآن مجید میں فساد مختلف پہلوؤں سے بیان ہوا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ [الأنبياء: 22] یعنی اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا، یہ عقائدی فساد ہے۔[2]

اسی طرح ﴿ظَهَرَ ٱلْفَسَادُ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى ٱلنَّاسِ﴾ [الروم: 41] خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا ہے، لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے کیے کے سبب۔ ، میں انسانی گناہوں، ظلم اور نافرمانی سے پیدا ہونے والا اخلاقی و اجتماعی فساد مراد ہے۔ اور ﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِى ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ﴾ [البقرة: 205] ترجمہ: اور جب وہ جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے

تاکہ کھیتی اور نسل کو تباہ کر دے۔ میں معاشی و معاشرتی تباہی مراد ہے جو ظلم اور استبداد سے جنم لیتی ہے۔

پس راغب اصفہانی المفردات نے فساد کو ہر اس حالت سے تعبیر کیا ہے جو فطری یا شرعی توازن کو بگاڑ دے۔[3] یوں فساد قرآن میں ہر اس روش، عمل یا نظام کے لیے آیا ہے جو اللہ کے مقرر کردہ اعتدال، عدل اور خیر کے اصول سے انحراف کرے، اور اس کے برعکس صلاح وہ کیفیت ہے جو توازن و خیر کو بحال رکھتی ہے۔

امام طبریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

امام طبریؒ کے نزدیک فساد فی الارض سے مراد زمین پر ہر وہ عمل ہے جو امن، عدل اور نظامِ الٰہی کو بگاڑ دے۔ انہوں نے تفسیر الطبری میں وضاحت کی کہ فساد کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرے یا لوگوں کو خوف و دہشت میں مبتلا کرے، کیونکہ یہ اعمال زمین کے امن کو تباہ کرتے ہیں۔[4] اسی طرح انہوں نے میں فرمایا کہ جو شخص کسی مؤمن کو ناحق قتل کرے یا زمین میں بغاوت کرے، وہ گویا تمام انسانوں کا قاتل ہے، کیوں کہ اس نے انسانی معاشرے کے توازن اور تحفظ کو مجروح کیا۔[5] امام طبریؒ نے آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا ﴾ [المائدۃ: 33] کی تفسیر میں واضح کیا کہ فساد فی الارض کی سب سے بڑی شکل محاربہ اور بغاوت ہے، یعنی اللہ، رسول اور مومنین کے خلاف جنگ چھیڑنا۔[6] مزید برآں، انہوں نے آیت: ﴿ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِي ٱلنَّاسِ ﴾ [الروم: 41] کی شرح میں بیان کیا کہ جب انسان گناہوں اور ظلم میں مبتلا ہوتا ہے تو زمین اور سمندر میں بھی بگاڑ پیدا ہوتا ہے، حتیٰ کہ بارش کی کمی اور رزق کی تنگی بھی اسی انسانی فساد کا نتیجہ ہیں۔[7]

چنانچہ امام طبریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں بغاوت، قتلِ ناحق، خوف و دہشت پھیلانا، ظلم، نافرمانی اور انسانی اعمال سے فطری و معاشرتی نظام کا بگاڑ شامل ہیں۔

امام ابن أبي حاتمؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

امام ابن ابی حاتمؒ کے نزدیک فساد فی الارض صرف ظاہری بگاڑ تک محدود نہیں بلکہ عقیدہ، دین اور اخلاق میں انحراف تک وسیع ہے۔ انہوں نے آیت: ﴿وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَا ﴾ [الأعراف: 56] ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ کی تفسیر میں بیان کیا کہ امام سدّیؒ کے مطابق زمین کی اصلاح انبیاء اور ان کے اصحاب کے ذریعے ہوئی، لہٰذا اس اصلاح کے بعد جو کوئی بگاڑ پیدا کرے، وہ مفسد ہے۔[8] ابو بکر بن عیاشؒ کے قول کے مطابق اللہ نے محمد ﷺ کو اہلِ زمین کی اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا، پس جو شخص آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے خلاف دعوت دیتا ہے، وہ زمین میں فساد پھیلانے والا ہے۔[9] اسی طرح ابن ابی حاتمؒ نے آیت: ﴿وَلَا تَعۡثَوۡاْ فِي ٱلۡأَرۡضِ مُفۡسِدِينَ ﴾ [الشعراء: 183] ترجمہ: اور زمین میں فساد پھیلانے والے بن کر شور و فساد نہ کرو۔ کی تفسیر میں کہا کہ اس سے مراد کفر ہے، کیونکہ کفر ہی تمام فساد کی جڑ ہے۔[10] اس طرح امام ابن ابی حاتمؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں انبیاء کی تعلیمات سے

انحراف، نبی کریم ﷺ کی شریعت کی مخالفت، کفر و شرک اور اصلاح کے بعد دوبارہ بگاڑ پیدا کرنا شامل ہیں۔ ان کے نزدیک سب سے بڑا فساد وہ ہے جو دین و عقیدہ کے فساد کی صورت میں ظاہر ہو، کیونکہ یہی فساد زمین کے اخلاقی و روحانی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔

امام ماتریدیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

امام ماتریدیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کا مفہوم صرف ظاہری خرابی نہیں بلکہ ایمان، نفاق، اور شرک جیسے روحانی و اخلاقی انحرافات کو بھی شامل ہے۔ وہ آیت وإذا قيل لهم لا تفسدوا في الأرض (تأویلات اہل السنہ، ج 1، ص 384) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ منافقین کا مومنین کے ساتھ دھوکا کرنا، زبان سے موافقت ظاہر کرنا مگر دل میں مخالفت رکھنا، تنہائی میں ان کا مذاق اڑانا اور اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا، یہی حقیقی فساد فی الارض ہے، اور اس سے بڑا کوئی فساد نہیں۔[11] آیت: ﴿قَالُوٓاْ إِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُونَ 11﴾ [البقرة: 11] کے بارے میں امام ماتریدیؒ کہتے ہیں کہ یہ ان کی زبانی نفاق کی دلیل ہے، کیونکہ وہ بظاہر اصلاح کا دعویٰ کرتے تھے مگر درحقیقت فساد پھیلا رہے تھے۔ اسی طرح آیت ﴿لَّفَسَدَتِ ٱلۡأَرۡضُ﴾ [البقرة: 251] کی تفسیر میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین کا غلبہ ہو تو مساجد و عبادت گاہیں تباہ ہو جاتی ہیں، اور یہی زمین کا فساد ہے۔[12] مزید یہ کہ آیت: ﴿مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ﴾ [المائدة: 32] کی تفسیر میں امام ماتریدی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمین میں شرک کا پھیلنا ہے۔[13]

چنانچہ امام ماتریدیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں شامل ہیں: نفاق و دھوکا دہی، اہل ایمان کا استہزاء، انبیاءؑ و مومنین کی مخالفت، شرک کا ارتکاب، اور دین کی بنیادوں کو منہدم کرنا۔ ان کے نزدیک سب سے بڑا فساد وہ ہے جو ایمان و توحید کے مقابلے میں کفر، شرک اور نفاق کی صورت میں ظاہر ہو، کیونکہ یہ زمین کے دینی و اخلاقی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔

علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک فساد فی الارض وہ بگاڑ ہے جو اللہ اور اس کے نبیوں کی اطاعت ترک کرنے، ظلم و جور پھیلانے اور دین و عدل کے نظام کو برباد کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ آیت: ﴿وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَا﴾ [الأعراف: 56] (بحر العلوم، ج 1، ص 522) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ کسی نبی کو بھیجتا ہے اور لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں تو زمین درست اور اہلِ زمین صالح ہو جاتے ہیں، لیکن جب وہ معصیت کرتے ہیں تو زمین اور اس کے رہنے والے دونوں فاسد ہو جاتے ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ زمین عدل پر قائم ہے، لہٰذا ظلم و جور اس کا سب سے بڑا فساد ہے، اور مساجد کو ویران کرنا اور جماعت چھوڑ دینا بھی فساد فی الارض میں شامل ہے۔[14]

آیت: ﴿ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ﴾ [الروم: 41] کی تفسیر میں علامہ سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ زمین و سمندر میں گناہوں اور ظلم کے پھیلنے سے فساد ظاہر ہوا۔ ان کے نزدیک پہلا زمینی فساد قابیل کے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے سے شروع ہوا، اور پہلا بحری فساد جلندا کے ظلم سے پیدا ہوا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ انہوں نے عطیہؒ عوفی اور قتادہؒ کے اقوال بھی نقل کیے کہ قحط، بارش کی کمی، ظلم،

گمراہی اور نافرمانی بھی اسی فساد کی صورتیں ہیں۔ابوالعالیہؒ کے قول کے مطابق بر سے مراد انسان کے اعضاء اور بحر سے مراد دل ہیں، یعنی فساد انسان کے ظاہر اور باطن دونوں میں سرایت کر گیا۔[15]

یوں علامہ سمرقندیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں اللہ اور رسول کی نافرمانی، ظلم و جور، عدل کا زوال، عبادت گاہوں کی ویرانی، قتلِ ناحق، گناہوں کا فروغ، اور معاشرتی و اخلاقی بگاڑ شامل ہیں۔ان کے نزدیک زمین کی اصل اصلاح عدل و اطاعت سے ہے اور جب یہ ختم ہو جائے تو یہی سب سے بڑا فساد فی الارض ہوتا ہے۔

علامہ قشیریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ قشیریؒ کے نزدیک فساد فی الارض دو پہلو رکھتا ہے: ایک ظاہری اور دوسرا باطنی۔وہ آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا﴾ [المائدۃ: 33] کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلانے کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہری فساد وہ ہے جو بغاوت، قتل، لوٹ مار اور محاربہ کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے، اور اس کی سزا شریعت میں واضح طور پر مقرر ہے جیسا کہ فقہی احکام میں بیان ہوا ہے۔ جبکہ باطنی فساد وہ ہے جو انسان کے دل اور روح میں پیدا ہوتا ہے، یعنی بندے کا اپنے رب سے تعلق ٹوٹ جانا، دل میں نورِ عرفان کا زوال، معرفت کے بعد پردہ، قرب کے بعد دوری، اور انوارِ الٰہی کے بجائے ظلمتِ نفس میں مبتلا ہو جانا۔

علامہ قشیریؒ کے مطابق جب بندہ گناہ اور معصیت کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کے باطن میں الٰہی واردات کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، دل پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے، معرفت کا سورج غروب ہو جاتا ہے اور انس کی جگہ وحشت آ لیتی ہے۔ یہ روحانی تنزّل اور قربِ الٰہی سے دوری دراصل باطنی فساد ہے جو انسان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذابِ عظیم کا باعث بنتا ہے۔[16]

یوں علامہ قشیریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں ظاہری طور پر اللہ اور رسول سے جنگ، ظلم، اور امن کی تباہی شامل ہیں، جبکہ باطنی سطح پر گناہ، غفلت، روحانی زوال، اور معرفتِ الٰہی سے محرومی بھی فساد فی الارض کی اعلیٰ ترین صورتیں ہیں۔

علامہ زمخشریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ زمخشریؒ کے نزدیک "فساد فی الارض" کا مفہوم ہر اس عمل پر محیط ہے جو انسانی، معاشرتی یا دینی نظام کو بگاڑ دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "فساد" دراصل کسی چیز کا اپنی درست اور نفع بخش حالت سے نکل جانا ہے، جب کہ اس کے برعکس "صلاح" درستگی اور نفع کی حالت ہے۔ ان کے مطابق زمین میں فساد سے مراد جنگوں اور فتنوں کا برپا ہونا ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کے حالات بگڑ جاتے ہیں، زراعت، معیشت اور دینی و دنیوی مفادات ختم ہو جاتے ہیں۔ علامہ زمخشریؒ نے منافقین کے طرزِ عمل کو بھی فساد میں شامل کیا ہے، کیونکہ وہ کافروں سے ساز باز کر کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے، ان کے راز افشا کرتے اور فتنہ انگیزی پھیلاتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے "فساد فی الارض" کی دیگر صورتوں میں شرک اور قطعِ طریق (راہزنی) کو بھی شمار کیا ہے۔ مزید برآں، وہ فرماتے ہیں کہ فتنہ و خونریزی کے نتیجے میں امن ختم ہو جاتا ہے، مزارعے اور معیشتیں تباہ ہو جاتی ہیں اور لوگ قتل و ضیاع کا شکار ہوتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک فساد فی الارض وہ تمام افعال ہیں جو دین،

امن یا انسانی زندگی کے نظم کو بگاڑنے کا سبب بنیں۔ ان کے نزدیک فساد فی الارض صرف مادی خرابی نہیں بلکہ وہ اخلاقی اور اعتقادی زوال بھی ہے جو امن، عدل، اور انسانی بھلائی کو ختم کر دیتا ہے۔[17]

علامہ ابن عطیہؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

آیت: ﴿وَلَا تُفْسِدُواْ فِي ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَاۚ﴾ [الأعراف: 85] کی تفسیر میں وہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک عام حکم ہے جو ہر قسم کے بگاڑ پر لاگو ہوتا ہے، خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ انہوں نے مختلف مثالیں دی ہیں جیسے پانی کے ذخائر کو ضائع کرنا، درختوں کو نقصان پہنچانا، کرنسی بگاڑنا، یا حکام کی غیر منصفانہ تجارت، یہ سب فساد فی الارض کی صورتیں ہیں۔ بعض مفسرین کے قول کو نقل کرتے ہوئے وہ اس مفہوم کو بھی شامل کرتے ہیں کہ زمین کی سب سے بڑی اصلاح انبیاء کی بعثت اور شریعت کا قیام ہے، لہٰذا ان تعلیمات کے خلاف جانا سب سے بڑا فساد ہے۔[18]

یوں علامہ ابن عطیہؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں فتنہ و جنگ، ظلم، بدامنی، معاشی بدعنوانی، قدرتی و سماجی نقصان، اور دین سے انحراف شامل ہیں۔ ان کے نزدیک فساد فی الارض ایک ہمہ گیر تصور ہے جو انسان کے ہر ایسے قول و فعل پر صادق آتا ہے جو اللہ کی بنائی ہوئی اصلاح کو بگاڑ میں بدل دے۔

امام رازیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

امام فخر الدین رازیؒ کے نزدیک فساد فی الارض ایک ہمہ گیر مفہوم رکھتا ہے جو دین، اخلاق، معاشرت اور نظامِ زندگی کے ہر بگاڑ کو شامل کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فساد کا معنی کسی چیز کا اپنے نفع بخش حال سے نکل جانا ہے، اور فساد فی الارض اس وقت واقع ہوتا ہے جب لوگ اللہ کی معصیت ظاہر کریں اور شریعت سے انحراف کریں، کیونکہ شریعت کے ذریعے زمین میں عدل، امن اور نظام قائم رہتا ہے، اور جب اس سے رو گردانی کی جائے تو فتنہ و انتشار، ظلم اور خونریزی پھیل جاتی ہے[19]

امام رازیؒ کے نزدیک منافقین کا کفار سے میل جول، مسلمانوں کے راز افشا کرنا اور ان کے خلاف فتنہ انگیزی بھی فساد فی الارض ہے، کیونکہ اس سے دشمنوں کو جرات ملتی ہے اور فتنوں کی آگ بھڑکتی ہے۔ اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ فساد کبھی دین کے بگاڑ کی صورت میں ہوتا ہے، جیسے شرک، کفر اور شریعت کی مخالفت، اور کبھی دنیاوی بگاڑ کی صورت میں، جیسے قتل، لڑائی، چوری اور قطعِ طریق[20]۔

ان کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں معاصیِ الٰہی کا ارتکاب، فتنہ و قتال کا برپا کرنا، راہزنی، کفار کی اعانت، دینی انحراف، ظلم، قطعِ رحم اور باہمی دشمنی شامل ہیں۔ امام رازیؒ کے مطابق زمین کی اصلاح صرف طاعتِ الٰہی اور شریعت کی پیروی سے ممکن ہے، جبکہ اس سے انحراف انسانیت کے تمام نظام کو فساد میں بدل دیتا ہے۔[21]

امام قرطبیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

امام قرطبیؒ کے نزدیک فساد فی الارض ایک جامع اصطلاح ہے جو ہر اس عمل پر صادق آتی ہے جو زمین، مال یا دین میں بگاڑ پیدا کرے۔ وہ فرماتے

ہیں کہ فساد کی اصل خرابی ہے،اور اس کا مفہوم عموم پر محمول ہے، یعنی ہر قسم کا بگاڑ خواہ وہ مادی ہو یا اخلاقی، دینی ہو یا معاشرتی، سب "فساد فی الارض" کے زمرے میں آتا ہے۔انہوں نے عباسؒ بن الفضل سے نقل کیا کہ فساد خرابی ہے،اور سعیدؒ بن المسیب کے قول کے مطابق دراہم کا کاٹنا(یعنی مالی نظام کو بگاڑنا) بھی فساد ہے،جب کہ عطاؒ کے نزدیک کسی چیز کو ناحق ضائع کرنا یا بگاڑنا بھی فساد کے مفہوم میں داخل ہے[22]

امام قرطبیؒ نے بعض مقامات پر فساد فی الارض کو شرک اور قطعِ طریق (راہزنی) سے تعبیر کیا ہے، کیونکہ یہ اعمال زمین میں امن و نظام کو بگاڑ دیتے ہیں[23]مزید یہ کہ انہوں نے واضح کیا کہ کفر ہر فساد کی جڑ ہے ،اس لیے "لا تعثوا ﴿وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾ [الأعراف: 74] " کے معنی ہیں "کفر نہ کرو، کیونکہ یہی ہر بگاڑ کی بنیاد ہے "[24]۔

خلاصہ یہ کہ امام قرطبیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں کفر، شرک، راہزنی، مالی دھوکہ ، ظلم،اور دینی و اخلاقی بگاڑ کے تمام مظاہر شامل ہیں،اور زمین کی اصلاح صرف ایمان، عدل،اور طاعتِ الٰہی سے ممکن ہے۔

علامہ بیضاویؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ بیضاویؒ کے نزدیک "فساد فی الأرض" سے مراد ہر وہ عمل ہے جو دنیا کے نظام اور معاشرتی توازن کو بگاڑ دے۔ان کے مطابق منافقین کا مسلمانوں کو دھوکہ دینا، کفار کی مدد کرنا اور ان کو مسلمانوں کے راز بتانا زمین میں فساد کا سبب بنتا ہے، کیونکہ اس سے جنگوں اور فتنوں کی آگ بھڑکتی ہے۔اسی طرح گناہوں کو علانیہ کرنا، دین کی توہین اور شریعت سے روگردانی بھی فساد میں شامل ہے، کیونکہ یہ اعمال معاشرے کے اخلاقی اور دینی ڈھانچے کو تباہ کر دیتے ہیں۔ بیضاویؒ کے نزدیک فساد کا مفہوم وسیع ہے، جو صرف لڑائی جھگڑوں تک محدود نہیں بلکہ ہر اس رویے کو شامل کرتا ہے جو انسانیت، دین اور نظامِ عالم کے بگاڑ کا باعث بنے۔[25]

علامہ نسفیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ نسفیؒ کے نزدیک فساد فی الارض سے مراد ہر وہ بگاڑ ہے جو زمین میں امن، عدل اور دینی و دنیوی نظم کو متاثر کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فساد کا مطلب کسی چیز کا اپنی درست حالت سے نکل جانا ہے،اور اس کا ضد صلاح یعنی درستگی ہے۔ان کے مطابق زمین میں فساد کا سب سے بڑا مظہر حروب و فتن کا پھیلنا ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کے حالات، کھیتیاں، معیشت اور دینی معاملات سب بگڑ جاتے ہیں۔انہوں نے واضح کیا کہ منافقین کا فساد یہ تھا کہ وہ کفار سے میل جول رکھتے، مسلمانوں کے راز افشا کرتے اور ان کے خلاف سازشیں کرتے، جس سے فتنہ و انتشار پیدا ہوتا[26]۔ایک مقام پر انہوں نے فساد فی الارض کو شرک، قطعِ طریق (راہزنی) اور ہر اُس جرم سے تعبیر کیا جو قتل یا سخت سزا کا موجب بنے[27]۔ نیز سورۂ غافر کی آیت کے تحت وہ لکھتے ہیں کہ فساد فی الارض کا اطلاق قتال، فتنہ، امن کے خاتمے، کھیتی باڑی و تجارت کے تعطل اور لوگوں کے قتل وضیاع پر بھی ہوتا ہے۔[28]

خلاصہ یہ کہ علامہ نسفیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں کفر، شرک، نفاق، فتنہ و قتال، راہزنی، ظلم، اور امن و معیشت کا بگاڑ سب شامل ہیں۔

امام خازنؒ کے نزدیک فسادفی الارض کے مصداقات:

امام خازنؒ کے نزدیک فسادفی الارض کے مصداقات میں شرک، ایمان کے بعد کفر، اور قطعِ طریق یعنی راہزنی شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام اعمال زمین میں بگاڑ اور نظامِ عدل وامن کی تباہی کا باعث بنتے ہیں، اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان " ﴿أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ﴾ [المائدة: 32] " سے[29]۔

امام ابوحیان اندلسیؒ کے نزدیک فسادفی الارض کے مصداقات:

امام ابوحیان اندلسیؒ کے نزدیک بحوالہ راغب اصفہانیؒ، فساد فی الارض کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کی پسندیدہ اور درست حالت سے بغیر کسی صحیح مقصد کے بگاڑ دینا، یہی حقیقی افساد ہے۔ امام ابوحیان اندلسیؒ کے مطابق فساد کا ظاہری مفہوم عام ہے اور ہر اس بگاڑ کو شامل ہے جو زمین، مال یا دین میں پیدا ہو۔ انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ فساد سے مراد خرابی ہے، اور اس میں ہر طرح کی تباہی و بگاڑ شامل ہے جو انسان یا معاشرے کے نظام کو نقصان پہنچائے[30]۔

علامہ ابن کثیرؒ کے نزدیک فسادفی الارض کے مصداقات:

علامہ ابن کثیرؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں شرک، نفاق، فتنہ و قتال، معاصی، اور ظلم سے پیدا ہونے والا ہر بگاڑ شامل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان کفار سے دوستی رکھیں اور ایمان والوں سے تعلق نہ جوڑیں تو زمین میں فتنہ و انتشار برپا ہوگا، یعنی ایمان و کفر کا اختلاط، دینی کمزوری، اور وسیع پیمانے پر بگاڑ پھیل جائے گا[31]۔ انہوں نے آیت " ﴿ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ﴾ [الروم: 41] " کی تفسیر میں فرمایا کہ فساد سے مراد بارشوں کا رک جانا، قحط، جانوروں کا مر جانا، اور معاشی و فطری نظام کا بگڑ جانا ہے۔ مجاہدؒ کے قول کے مطابق، فسادِ بر سے مراد قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا، اور فسادِ بحر سے مراد کشتیوں کا ظلم و غصب کے ذریعے چھین لینا ہے[32]۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ زمین میں معاصی کا پھیلاؤ فساد کی اصل ہے، کیونکہ زمین و آسمان کی اصلاح اطاعتِ الٰہی سے ہوتی ہے۔ وہ حدیث لائے ہیں کہ «"حد يقام في الأرض خير للناس من أن يمطروا ثلاثين أو أربعين صباحاً"».[33] "زمین میں ایک حد کا قائم کیا جانا اہلِ زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے"، یعنی جب گناہوں کو روکا جاتا ہے تو برکت اور عدل پیدا ہوتا ہے، اور جب عدل و شریعت نافذ ہوتی ہے تو زمین خیر و برکت سے بھر جاتی ہے[34]۔

لہٰذا ان کے نزدیک فساد فی الارض کا مفہوم صرف مادی بگاڑ نہیں بلکہ دینی انحراف، ظلم، نافرمانی، قتل و قتال، اور نظامِ عدل کے زوال تک وسیع ہے۔

علامہ نیشاپوریؒ کے نزدیک فسادفی الارض کے مصداقات:

علامہ نیشاپوریؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا، قطعِ طریق یعنی راہزنی، اور اس جیسی دیگر جرائم و اعمال شامل ہیں جو معاشرے کے امن و نظام کے لیے خطرہ بنیں۔ ان کے نزدیک یہ تمام افعال زمین میں بگاڑ اور فساد کا باعث ہیں، کیونکہ ان سے دینی استقامت، اجتماعی امن اور عدل کا نظام متاثر ہوتا ہے[35]۔

تفسیر جلالینؒ کے مطابق فساد فی الارض کے مصداقات:

تفسیر جلالینؒ کے مطابق فساد فی الارض کے مصداقات میں کفر، زنا، قطعِ طریق (راہزنی) اور اسی نوعیت کے دیگر گناہ شامل ہیں۔[36] یہ تمام اعمال ایسے ہیں جو زمین میں امن، عفت اور عدل کے نظام کو تباہ کرتے ہیں اور اجتماعی و اخلاقی بگاڑ کا سبب بنتے ہیں

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے نزدیک، فساد فی الارض کے مصداقات ان اقوال سے واضح ہوتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ بن عیاش اور ابو سنانؒ سے نقل کیے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ بن عیاش سے مروی ہے کہ آیت: " ﴿وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَا﴾ [الأعراف: 56] "کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اس وقت مبعوث فرمایا جب اہلِ زمین فساد میں مبتلا تھے، پھر اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعے زمین کو درست فرمایا۔ پس جو شخص نبی ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کے خلاف دعوت دیتا ہے، وہ مفسد فی الارض ہے۔ ابو سنانؒ کے قول کے مطابق، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حلال چیزوں کو حلال اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا، اپنی حدود مقرر کر دیں، لہٰذا ان حدود سے تجاوز کرنا فساد فی الارض میں شامل ہے۔[37]

علامہ ابو سعودؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ ابو سعودؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کفار کو مسلمانوں کے ذریعے دفع نہ فرماتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا، اس کے منافع باطل ہو جاتے اور حرث و نسل سمیت تمام مصالح ختم ہو جاتے۔ کفار کا غلبہ اور ان کا قتل و غارت زمین میں فساد کا باعث بنتا۔ اسی طرح جو شخص کسی جان کو ہلاکت یا تباہی سے بچاتا ہے، وہ فساد فی الارض کو روکنے والا شمار ہوتا ہے۔ علامہ ابو سعودؒ نے یہ بھی فرمایا کہ فساد فی الارض میں اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف مکر و فریب، فتنہ و شر انگیزی، اور جنگ و تباہی کے اسباب پیدا کرنا شامل ہے، کیونکہ یہ سب امور اللہ کو ناپسند ہیں اور ان کے ذریعے زمین کی اصلاح برباد ہو جاتی ہے۔[38]

علامہ اسماعیل حقیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ اسماعیل حقیؒ کے نزدیک فساد فی الارض سے مراد زمین پر نہیں بلکہ قلوب میں فساد ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دلوں کو اصلاح دے کر اپنی طرف متوجہ کر دیتا ہے تو ان کے خراب ہونے کا سبب اللہ کے سوا کسی اور کی طرف توجہ کرنا ہے۔ قلوب کا فساد غیرِ حق کو دیکھنا ہے اور ان کا صلاح حق کو دیکھنا ہے۔ قلوب کا فساد خواہشات کی پیروی، نفسانی لذتوں کی طرف رجوع اور حقوقِ الٰہی کے بعد ذاتی مفادات کی طرف لوٹ جانا بھی ہے۔ پس جب دل اللہ سے ہٹ کر خواہشات اور دنیاوی میلانات کی طرف مائل ہو جائیں تو یہ بھی فساد فی الارض میں شمار ہوتا ہے۔[39]

علامہ ابن عجیبہؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ ابن عجیبہؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں معاصی کا ارتکاب، ایمان سے روکنا، کافروں اور طاغیوں کو اہلِ اسلام کے خلاف اکسانا، جنگ و فتنہ برپا کرنا، ہرج و مرج پھیلانا اور مسلمانوں کے راز دشمنوں تک پہنچانا شامل ہیں، کیونکہ یہ سب اعمال نظامِ عالم کے بگاڑ اور نعمتوں کے زوال کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح ان کے نزدیک فساد فی الارض میں قطعِ طریق اور کفر بھی شامل ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں تباہی اور بگاڑ کا باعث قرار دیا ہے۔[40]

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں اہلِ حرب، اہلِ بغاوت، ڈاکو اور زنا شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی جان کو قتل کیا بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں ان اعمال میں سے کسی فساد کا ارتکاب کیا ہو جو قتل کے موجب بنتے ہیں، جیسے جنگ چھیڑنا، بغاوت کرنا، راہزنی یا زنا کرنا، تو اس نے ظلمِ عظیم کیا۔[41]

علامہ شوکانیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ شوکانیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں زمین پر ہر وہ عمل شامل ہے جو بگاڑ اور نقصان کا باعث بنے۔ ان کے مطابق یہ فساد کبھی عملی طور پر ہو سکتا ہے، جیسے قطعِ طریق، مسلمانوں سے جنگ، قتل و غارت، ظلم، حرمتوں کی پامالی، اموال کی لوٹ مار، ہلاکت و تباہی، عمارتوں کی بربادی، درختوں کی کٹائی اور نہروں کی تباہی؛ اور کبھی تدبیری و باطنی طور پر، جیسے مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور ان کے نقصان کی منصوبہ بندی۔ وہ فرماتے ہیں کہ شرک بھی زمین میں سب سے بڑا فساد ہے، کیونکہ وہ نظامِ الٰہی کے بگاڑ کی جڑ ہے۔ اسی طرح معاصی، ظلم، قطعِ رحم، خوف، قحط اور رزق کی تنگی بھی فساد میں شامل ہیں، کیونکہ یہ سب انسانوں کے اعمالِ بد کے نتیجے میں ظاہر ہوتے ہیں۔[42]

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں کفر، معاصی، نفاق، ہیجاناتِ جنگ و فتنہ، زمین کی تباہی، برکتوں کا زوال اور منافع کا تعطل شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ فساد کا مطلب اعتدال سے انحراف اور خرابی پیدا کرنا ہے، جس میں کفر، نفاق اور معاصی سب داخل ہیں، کیونکہ یہ امور زمین کی بربادی، خیر کی کمی اور فتنوں کے پھیلاؤ کا باعث بنتے ہیں۔ مزید برآں، ان کے نزدیک فساد میں لوگوں کو کفر کی دعوت دینا، راہزنی، راستوں میں خوف پیدا کرنا اور ایسی معاصی کرنا بھی شامل ہیں جن کا نقصان دوسروں تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ فساد وہ اعمال ہیں جو خون بہانے کے جواز کا سبب بنتے ہیں جیسے شرک، نیز ان کے نزدیک فساد کا اطلاق کفر اور معصیت کے ساتھ ساتھ باہمی جھگڑوں اور معاشرتی بگاڑ پر بھی ہوتا ہے۔[43]

علامہ قاسمیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ قاسمیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں کفر، نفاق، معاصی، جنگ و فتنہ انگیزی، قتل، ظلم کے ذریعے مال لینا، مسلمانوں کے

خلاف کفار کی مدد کرنا، ان کے راز افشا کرنا، ان میں فتنہ واختلاف پھیلانا، اور وہ تمام اعمال شامل ہیں جو زمین میں استقامت اور امن کو ختم کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ فساد دراصل کسی چیز کے اعتدال و نفع سے نکل جانے کو کہتے ہیں، اور زمین میں فساد سے مراد جنگوں اور فتنوں کا برپا ہونا ہے جو دینی و دنیوی مفادات کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ان کے نزدیک فساد میں کفر، ارتداد، محاربت، قطعِ طریق اور زنا بالمحصن جیسے گناہ بھی شامل ہیں کیونکہ یہ سب خون کے مباح ہونے کے اسباب ہیں۔[44]

علامہ رشید رضاؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ رشید رضاؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں نبی ﷺ اور اہلِ ایمان سے عداوت رکھنا، جنگ و فتنہ برپا کرنا، مسلمانوں کے درمیان اختلاف و انتشار پیدا کرنا، ان کی دعوت و اصلاحی تحریک کو روکنا، علم و توحید کے پھیلاؤ میں رکاوٹ ڈالنا، اور دین کے خلاف سازشیں کرنا شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ سب زمین میں فساد ہے کیونکہ اس سے امت کی وحدت، امن، علم اور تمدن تباہ ہوتے ہیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اصلاح کے لیے بھیجا، پس جو کوئی ان کی لائی ہوئی ہدایت کے خلاف دعوت دیتا ہے وہ مفسد فی الارض ہے۔ ان کے نزدیک اصلاح کے بعد فساد (یعنی اسلام کے قائم کردہ نظامِ عدل و اصلاح کو بگاڑنا) عام فساد سے زیادہ قبیح اور خطرناک ہے۔[45]

علامہ مراغیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ مراغیؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات میں بے وجہ قتل، معاشرے میں خوف و بے امنی پھیلانا، کھیتی باڑی اور نسل کی تباہی، اور ریاستی نظام کو بگاڑنا شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایسا فساد مسلح گروہوں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کے عمل سے پیدا ہوتا ہے جو جان و مال کو نقصان پہنچاتے ہیں یا حکومت کے حدودِ الٰہی کے نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ان کے نزدیک جو شخص اس طرح فساد پھیلائے وہ گویا تمام انسانوں کے قتل کا مجرم ہے، کیونکہ ایک جان کا ناحق قتل پوری انسانیت کی حرمت کو پامال کرنا ہے۔[46]

علامہ ابن عاشورؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات:

علامہ ابن عاشورؒ کے نزدیک فساد فی الارض کے مصداقات مختلف مراتب پر مشتمل ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ انسان اپنی روحانی و اخلاقی حالت بگاڑ لے اور باطنی امراض جیسے نفاق، حسد، تکبر اور ضد پر قائم رہے۔ دوسری یہ کہ وہ دوسروں کو بھی بگاڑے، یعنی اپنی برائیوں کی دعوت دے، اپنے اہل و عیال اور معاشرے کو انہی گمراہیوں میں مبتلا کرے۔ تیسری اور اعلیٰ ترین سطح کا فساد یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال سے سماجی نظم و امن کو خراب کرے، جیسے چغلی، عداوت، فتنہ انگیزی، مسلمانوں کے خلاف سازشیں، اور نظامِ عدل و اصلاح میں رکاوٹ ڈالنا۔ ابن عاشورؒ کے مطابق فساد میں وہ تمام امور شامل ہیں جو نفع بخش چیزوں کو نقصان دہ بنا دیں، جیسے ظلم، قتل، نظاموں کا بگاڑ، جہالت پھیلانا، فحاشی کی تعلیم دینا، کفر کو خوشنما بنانا اور حق کے مقابل باطل کی حمایت کرنا۔[47]

نتائج:

1. فسادفی الارض ایک جامع قرآنی اصطلاح ہے جو اعتقادی، اخلاقی، سماجی، سیاسی اور معاشی بگاڑ کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتی ہے۔
2. مفسرین کے نزدیک کفر، شرک، نفاق، اور دین سے انحراف فساد کے بنیادی مظاہر ہیں۔
3. ظلم، قتلِ ناحق، راہزنی، اور بغاوت وہ عملی صورتیں ہیں جنہیں قرآن نے صریح فساد قرار دیا۔
4. اخلاقی و روحانی انحراف جیسے معاصی، خواہش پرستی، حسد اور ریاکاری بھی فساد کے زمرے میں آتے ہیں۔
5. امن و امان اور عدل کا خاتمہ معاشرتی توازن کے بگاڑ کی واضح علامت اور فساد فی الارض کا ایک مظہر ہے۔
6. معاشی بدعنوانی، لوٹ مار، اور مالی خیانت کو مفسرین نے زمین میں فساد کے ضمن میں شامل کیا ہے۔
7. سیاسی و حکومتی بگاڑ، عدل و نظامِ شریعت کی معطلی، اور طاقت کے غلط استعمال کو بھی فساد فی الارض کہا گیا ہے۔
8. باطنی فساد (نفاق، کینہ، اور روحانی زوال) دراصل ظاہری فتنوں اور بگاڑوں کی جڑ ہے۔
9. قرآن نے فساد کو صرف جرم نہیں بلکہ انسانی فطرت اور معاشرت کے خلاف بغاوت قرار دیا ہے۔
10. صلاح و اصلاح کا قرآنی تصور، فساد کی ضد ہے جو عدل، ایمان، امن، اور خیر کے قیام پر مبنی ہے۔

مصادر و مراجع: (Biblography)

---

[1] ۔امام راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القران، دار القلم، الدار الشامیۃ۔ دمشق بیروت،، 1412ھ۔(ص636)

[2] ۔المفردات فی غریب القران، (ص636)

[3] ۔المفردات فی غریب القران، (ص636)

[4] ۔امام طبري، أبو جعفر، محمد بن جرير، تفسير الطبري، دار هجر، القاهرة، مصر، ١٤٢٢ ه۔(ج8، ص348)۔

[5] ۔امام طبری، تفسیر طبری، (ج8، ص357)

[6] ۔امام طبری، تفسیر طبری، (ج8، ص359)

[7] ۔امام طبری، تفسیر طبری، (ج18، ص512)

[8] ۔ابن ابو حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد، تفسیر ابن ابی حاتم، مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية، ١٤١٩ھ، (1501/5)

[9] ۔ تفسير ابن أبي حاتم(1501/5)

[10] ۔ تفسیر ابن ابی حاتم، (ج13، ص824)

[11] ۔ أبو منصور، الماتريدي، تفسير تأويلات أهل السنة، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، ١٤٢٦ھ، (384/1)

[12] ۔ تفسير الماتريدي = تأويلات أهل السنة(ج2، ص231)

[13] ۔ تفسير الماتريدي = تأويلات أهل السنة(502/3)

[14] ۔ محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، تفسير السمرقندي = بحر العلوم، (522/1)

[15] ـ تفسیر السمرقندي=بحر العلوم(15/3)

[16] ـ امام قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الإشارات، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب — مصر، س۔ن، (420/1)

[17] ـ امام زمخشری، محمود بن عمر، تفسیر کشاف، دار الکتاب العربي، بیروت، ١٤٠٧ھ۔، (:62/1، 627/1، 161/4)

[18] ـ ابن عطیہ، أبو محمد عبدالحق بن غالب، المحرر الوجیز، دار الکتب العلمیۃ — بیروت، ١٤٢٢ھ۔، (ج2، ص410)

[19] ـ امام رازی، أبو عبداللہ محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار إحیاء التراث العربي — بیروت، ١٤٢٠ھ۔، (ج2، ص306)۔

[20] ـ تفسیر کبیر، (ج11، ص344)۔

[21] ـ تفسیر کبیر، (ج11، ص344)، (410/2)، (306/2)، (161/4)، (347/5)، (507/27)، (54/28)

[22] ـ امام قرطبیؒ، محمد بن أحمد الأنصاري، جامع احکام القرآن، دار الکتب المصریۃ — القاھرۃ، 1384ھ، (ج3، ص18)۔

[23] ـ الجامع لأحکام القرآن، (ج6، ص146)۔

[24] ـ الجامع لأحکام القرآن، (ج13، ص343)

[25] ـ امام بیضاوی، عبداللہ بن عمر، تفسیر البیضاوي، دار إحیاء التراث العربي — بیروت، 1418ھ۔(46/1)

[26] ـ أبو البرکات۔ عبداللہ بن أحمد، مدارک التنزیل، دار الکلم الطیب، بیروت، 1419ھ۔ (50/1)

[27] ـ مدارک التنزیل، (443/1)

[28] ـ مدارک التنزیل، (207/3)

[29] ـ امام خازن، علاء الدین علي بن محمد، تفسیر خازن، دار الکتب العلمیۃ — بیروت، 1415ھ۔، (36/2)

[30] ـ ابو حیان اندلسی، محمد بن یوسف، تفسیر بحر محیط، دار الفکر - بیروت، 1420ھ۔(331-332/2)

[31] ـ ابو الفدا، اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1419ھ، (،87/4)

[32] ـ تفسیر ابن کثیر، (287/6)

[33] ـ الإمام أحمد بن حنبل، مسند أحمد، دار الحدیث — القاھرۃ، 1416ھ(404/8ت أحمد شاکر)

[34] ـ تفسیر ابن کثیر، (288-287/6)

[35] ـ علامہ نیشاپوری، نظام الدین الحسن بن محمد تفسیر نیشاپوری، دار الکتب العلمیہ — بیروت، 1416ھ۔(582/2)

[36] ـ جلال الدین محمد بن أحمد و جلال الدین عبد الرحمن، تفسیر الجلالین، دار الحدیث - القاھرۃ، (ص142)

[37] ـ علامہ سیوطی، جلال الدین، عبد الرحمان بن ابی بکر، «الدر المنثور في التفسیر بالمأثور» دار الفکر - بیروت، (477/3)

[38] ـ أبو السعود، العمادي محمد بن محمد، تفسیر ابی السعود، دار إحیاء التراث العربي - بیروت(245/1، 30/3، 59/3)

[39] ـ علامہ حقی، اسماعیل، روح البیان، **دار الفکر - بیروت**، س۔ن، (179/3)

[40] ـ ابن عجیبہ، أبو العباس، أحمد بن محمد، البحر المدید، د۔ حسن عباس زکي — القاھرۃ، 1419ھ۔(79/1، 33/2)

[41] ـ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، مکتبۃ الرشدیۃ — الباکستان، 1412ھ۔(83/3)

[42] ـ امام شوکانی، محمد بن علي، فتح القدیر، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب - دمشق، بیروت، 1414ھ۔(239/1؛ 39/2؛ 66/2؛ 263/4)

43 ۔علامہ آلوسی، محمود بن عبداللہ، روح المعاني، دار الكتب العلمية—بیروت، 1415ھ۔(155/1، 214/1، 288/3، 354/6)

44 ۔ قاسمی، محمد جمال الدین، تفسیر قاسمی، دار الكتب العلمية—بیروت، 1418ھ۔(251/1، 114/4، 116/4)

45 ۔ محمد رشید رضا، تفسیر المنار، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990م، (380/6، 410/8)

46 ۔ أحمد بن مصطفى المراغي، تفسير المراغي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، 1365ھ—1946م (102/6)

47 ۔ محمد طاهر ابن عاشور، الدار التونسية للنشر—تونس، 1984م تفسیر التحریر والتنویر، (284/1-285)

References

1. Imam Raghib Asfānī, Husayn ibn Muḥammad, Al-Mufradat fi Gharib al-Quran, Dar al-Qalam, Dar al-Shamī - Damascus, Beirut, 1412 AH (p. 636)
2. Al-Mufradat fi Gharib al-Quran, (p. 636)
3. Al-Mufradat fi Gharib al-Quran, (p. 636)
4. Imam Tabari, Abu Ja'far, Muhammad ibn Jarir, Tafsir al-Tabari, Dar al-Hijr, Cairo, Egypt, 1422 AH (Vol. 8, p. 348)
5. Imam Tabari, Tafsir al-Tabari, (Vol. 8, p. 357)
6. Imam Tabari, Tafsir al-Muḥammad, (Vol. 8, p. 359)
7. Imam Tabari, Tafsir al-Muḥammad, (Vol. 18, p. 512)
8. . Ibn Abi Hatim, Abd al-Rahman ibn Muhammad, Tafsir Ibn Abi Hatim, Nizar Mustafa al-Baz Library - Kingdom of Saudi Arabia, 1419 AH, (5/1501)
9. Tafsir Ibn Abi Hatim (5/1501)
10. Tafsir Ibn Abi Hatim, (vol. 13, p. 824)
11. Abu Mansur al-Maturidi, Tafsir Ta'wilat Ahl al-Sunnah, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, Lebanon, 1426 AH, (1/384)
12. Tafsir al-Maturidi = Ta'wilat Ahl al-Sunnah (vol. 2, p. 231)
13. Tafsir al-Maturidi = Ta'wilat Ahl al-Sunnah (3/502)
14. Muhammad ibn Ahmad ibn Ibrahim al-Samarqandi, Tafsir al-Samarqandi = Bahr al-'Ulum (1/522)
15. Tafsir al-Samarqandi = Bahr al-'Ulum (3/15)
16. Imam Qushayri, Abdul Karim ibn Hawazin, Lata'if al-Isharat, Egyptian General Book Authority, Egypt, 1st ed., (1/420)
17. Imam Zamakhshari, Mahmud ibn Umar, Tafsir Kashaf, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1407 AH, (1/62, 1/627, 4/161)
18. Ibn Atiyya, Abu Muhammad Abdul Haq ibn Ghalib, Al-Muharrir al-Wajeez, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1422 AH, (Vol. 2, p. 410)
19. Imam Razi, Abu Abdullah Muhammad ibn Umar, Tafsir Kabir, Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, Beirut, 1420 AH, (Vol. 2, p. 306)
20. Tafsir Kabir, (Vol. 11, p. 344)
21. Great Commentary, (Vol. 11, p. 344), (2/410), (2/306), (4/161), (5/347), (27/507), (28/54)
22. Imam Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad al-Ansari, Jami' Ahkam al-Quran, Dar al-Kutub al-Misriyyah – Cairo, 1384 AH, (Vol. 3, p. 18)
23. Jami' li Ahkam al-Quran, (Vol. 6, p. 146)
24. Jami' li Ahkam al-Quran, (Vol. 13, p. 343)
25. Imam Baydawi, Abdullah ibn Umar, Tafsir al-Baydawi, Dar Ihya' al-Turath al-Arabi – Beirut, 1418 AH (1/46)
26. Abu al-Barakat Abdullah ibn Ahmad, Madarik al-Tanzil, Dar al-Kalim al-Tayyib, Beirut, 1419 AH - (1/50)
27. Madarik al-Tanzil, (1/443)
28. Madarik al-Tanzil, (3/207)

29. Imam Khazin, Ala' al-Din Ali ibn Muhammad, Khazin's Interpretation, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, 1415 AH, (2/36)
30. Abu Hayyan al-Andalusi, Muhammad ibn Yusuf, Tafsir Haram Muhit, Dar al-Fikr - Beirut, 1420 AH, (2/331-332)
31. Abu al-Fida, Ismail ibn Kathir, Tafsir al-Qur'an al-Azim, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1419 AH, (4/87)
32. Ibn Kathir's Interpretation, (6/287)
33. Imam Ahmad ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Dar al-Hadith, Cairo, 1416 AH (8/404, ed. Ahmad Shakir)
34. Tafsir Ibn Kathir, (6/287-288)
35. Allama Nishapuri, Nizam al-Din al-Hasan ibn Muhammad, Tafsir al-Shapuri, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1416 AH (2/582)
36. Jalal al-Din Muhammad ibn Ahmad and Jalal al-Din Abd al-Rahman, Tafsir al-Jalalain, Dar al-Hadith, Cairo, (p. 142)
37. Allama al-Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Al-Durr al-Manthur fi al-Tafsir bi al-Ma'thur, Dar al-Fikr, Beirut, (3/477)
38. Abu al-Su'ud, al-'Imadi Muhammad ibn Muhammad, Tafsir Abu al-Su'ud, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut (1/245, 3/30, 3/59)
39. Allama Haqqi, Ismail, Ruh al-Bayan, Dar Al-Fikr - Beirut, Sun, (3/179)
40. Ibn Ajiba, Abu Abbas, Ahmed bin Muhammad, Al-Bahr Al-Madid, by Hassan Abbas Zaki - Cairo, 1419 AH, (1/79, 2/33)
41. Qazi Muhammad Thanaullah Bani Petti, Tafsir Azhari, Al-Rashidiyah Library - Pakistan, 1412 AH, (3/83)
42. Imam Shawkani, Muhammad bin Ali, Fath al-Qadir, Dar Ibn Kathir, Dar al-Kalam al-Tayyib - Damascus, Beirut, 1414 AH (1/239; 2/39; 2/66; 4/263)
43. Allamah Alusi, Mahmoud bin Abdullah, Ruh al-Ma'ani, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, 1415 AH, (1/155, 1/214, 3/288, 6/354)
44. Qasemi, Muhammad Jamal al-Din, Qasimi's Interpretation, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah - Beirut, 1418 AH, (1/251, 4/114, 4/116)
45. Muhammad Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Egyptian General Book Authority, 1990 AD, (6/380, 8/410)
46. Ahmad bin Mustafa al-Maraghi, Tafsir al-Maraghi, Mustafa al-Babi al-Halabi and Sons Library and Printing Company, Egypt, 1365 AH - 1946 AD (6/102)
47. Muhammad Tahir Ibn Ashur, Tunisian House of Publishing - Tunis, 1984, Interpreter of Al-Tahrir and Al-Tanwir, (1/284-285)